

خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Audio cd 45

Track 1

Time 37:32

اللہ رب انسان کو شعور دیتا ہے

... بسم اللہ

آپ نے اپنے بڑوں سے یہ بات سنی ہو گی کہ صحیح آدمی وہ ہے جو اپنی زندگی کو سوچ کر سمجھ کر گزارے اور اللہ تعالیٰ نے جو شعور عطا کیا ہے اس کو استعمال کرے انسان اور حیوان میں یہی ایک بنیادی فرق ہے حیوانات ایک ملت کے اوپر رہتے ہیں مثلاً انہیں پتا ہے کہ وہ کب خراب ہے بہت آواز دیتے ہیں سمجھ آ رہی ہے... اختتام

خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Audio cd 45

Track 2

Time 29:40

۲ آدمی اور انسان میں فرق

... اعوذ باللہ

... بسم اللہ

... لاھو انزلہ ہذا... یاتفکرون

... اللہ هو الذی لا اللہ الا هو... ثم یشکرون

مہمانانِ گرامی جناب میاں انوار اسلامک صاحب ممبر قومی اسمبلی پارلی ماری سندھ برائے اصلاح اور جناب سرور منیر رائو صاحب، جنرل مینجر اسپیکنگ، جناب سردار محمد اسلم صاحب، ایڈیوکیٹ سپریم کوٹ، عزیز جناب

پروفیسر اقبال بٹ صاحب، علامہ اقبال یونیورسٹی، خواتین و حضرات، دوستوں، بھائیوں، بزرگوں اسلام و علیکم! تقریب رنما ئی کتاب محمد رسول اللہ کی پر نور اس تقریب میں میں دل و جان سے حاضر ہونا چاہتا تھا مگر طبیعت کی ناسازی اور ڈاکٹروں کے مینل کے مشورے بلکہ شدید دبائو کے تحت اس مبارک اور مصروف محفل میجسمانی طور پر عدم شرکت کا مجھے انتہائی درجہ افسوس ہے بلاشبہ آپ کو مبارک اور سعید ہیں کے اللہ کے محبوب محمد رسول اللہ کی کتاب کی رنما ئی کی اس تقریب میآپ کو اللہ تعالیٰ نے شریک ہونے کی توفیق دی ہے آپ نے معزز مہمانان گرامی کی تقاریر سنی جو انہوں نے کتاب کے اظہار صاف صاف آپ کے سامنے پیش کئے اس کی جتنی تقاریر آپ نے سنی وہ بھی اللہ کی دی ہوئی توفیق کے ساتھ اور رسول اللہ کی جو ان کے اندر خوب ہے محبت ہے اس کے تحت انہوں نے تیاری کی اور آپ کے سامنے اپنی معروضات پیش کیں رسول اللہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے یحبونہم حبلا لہ... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے محبوب رسول اللہ سے جو جتنی بھی محبت کرتا ہے میں اس سے کئی گنا زیادہ محبت کرتا ہوں دوسری بات قرآن پاک میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں اور میرے فرشتے رسول اللہ کے اوپر درود بھیجتے ہیں مسلمانوں تم بھی درود و اسلام بھیجو مختصر یوں کہ اللہ تعالیٰ نے کائنات کو جب بنا یا اور تخلیق کیا تو اللہ تعالیٰ کا ایک مقصد تھا اور تخلیق کے پیچھے جو مقصد تھا وہ رسول اللہ نے حدیث سے کرسی کی زبان میں اس طرح بیان فرمایا ہے کہتم کنز مغریت... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں چھوٹا ہوا خزانہ تھا میں نے مخلوق کو محبت کے ساتھ اس لئے تخلیق کیا تاکہ مخلوق مجھے پہچانے اس پہچان کے لئے اللہ تعالیٰ نے پروگرام بنایا اور اس پروگرام میں جو بنیادی بات سامنے آئی وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بحیث خالق کے مخلوق سے یہ چاہتے ہیں کہ مخلوق اللہ تعالیٰ کو جان لے پہچان لے اور یہ اس وقت ممکن ہے جب مخلوق کو اپنے مخلوق ہونے کا ادراک حاصل ہو مخلوق میں اللہ تعالیٰ نے فرشتے بنائے جنات بنا ئے اور آخر میں آدم علیہ السلام کی تخلیق عمل میآئی آدم علیہ السلام جب جنت سے اس دنیا میں تشریف لائے آدم علیہ السلام کا جو مشن تھا وہ یہی تھا کہ انہوں نے خالق اور مخلوق کے درمیان جو رشتہ مخفی ہے اس کو ظاہر فرمایا مثلاً حضرت آدم علیہ السلام نے جب طوبہ استغفار کی تو سب سے پہلے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق فرمایا ربنا، ولمنا، انفسنا، والم تفلنا... اے رب ہم نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے آپ سے معافی کے حق دار ہیں اگر آپ نے ہمیں معاف نہیں کیا تو ہم آپ کے لئے حقارت کے علاوہ دوسری کوئی شے باقی نہیں ہے اس آیات مبارک میں غور کرنا ہے واضح طور پر اس بات کا ثبوت فراہم ہو جاتا ہے حضرت آدم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ ربوبیت اور بندگی کا رشتہ قائم کیا ہے اور ساتھ ساتھ بحیث مخلوق کے آدمی اور انحصاری کا بھی دیدار فرمایا آدم علیہ السلام کے بعد بے شمار پیغمبر آئے جب کی تعداد ایک لاکھ چوبیس ہزار بتائی جاتی ہے

ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں میں جو نمایاں راز ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد جو پیغمبروں کا جو سلسلہ شروع ہوا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد نے حضرت اسمائیل علیہ السلام اور حضرت اسحاق علیہ السلام دنیا میں تشریف لائے حضرت اسمائیل علیہ السلام کی اولاد میں سیدنا حضور علیہم الصلوٰۃ والسلام کا نام گرامی ہمارے سامنے ہے اور حضرت اسحاق علیہ السلام کی اولاد میں حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ، حضرت سلیمان، حضرت داؤد اور تقریباً پچیس پیغمبروں کا تذکرہ ملتا ہے ان پیغمبروں کی تعلیمات پر اگر غور کیا جائے تو ہر پیغمبر نے یہی اعلان کیا ہے کہ ایک اللہ ہے جس نے تمہیں پیدا کیا ہے اور وہی اللہ ہے جس نے تمہیں پیدا کر کے تمہارے لئے زندگی کے وسائل فراہم کئے ہیں اور وہ وسائل کس طرح فراہم کئے ہیں اس میں کوئی تمہارا ذاتی عمل داخل نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے بس چونکہ تمہیں زندگی گزارنی ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے اوپر ذمہ داری لئے لی ہے کہ تمہارے لئے وسائل عطا فرمائے ہیں اسی بات کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے انا اللہ... پیغمبروں کا یہ سلسلہ چلتا رہا پیغمبر آئے رہے اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں یہ بھی فرمایا ہے کہ زمین کا کوئی چہا ایسا نہیں ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے ایسے بادی نہ بھیجے ہو نہ جنہوں نے یہ نہ بتایا ہو کہ واحد ذات اللہ کی ہے اور باقی ہر شے اللہ کی محتاج ہے اور وہ ابغلوگ ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن میں سورہ اخلاص میں بھی فرمایا قل واللہ احد... اللہ ہو صمد... احد کہ اللہ ایک ہے آپ غور فرمائیں مخلوق ایک نہیں ہے وہی تو ہی مخلوق ہمیشہ کثرت ہے تو ہی ہے اللہ ہو صمد... اللہ محتاج نہیں ہے کسی چیز کا مخلوق کی تعریف ہی یہ ہے کہ وہ پیدائش کی محتاج، کھا نہ پینے کی محتاج، جوانی کی محتاج، بوڑھاپے کی محتاج، پیدائش کی محتاج، موت کی محتاج اسی طرح لم یلد وولم یولد... اب مخلوق کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ کسی کی اولاد ہو، کسی کی باپ ہو، ولم یاقولاهو... مخلوق کا کوئی خاندان بھی ہو تا ہے جب کہ اللہ کا کوئی خاندان نہیں یعنی اس صورت میں اللہ تعالیٰ نے پیغمبروں کے ذریعے یہ بات بتائی ہے کہ خالق ایک ایسی ہستی ہے کہ جو مخلوق سے ہر حال ہر طرح معاور ہے یعنی مخلوق اور خالق کے رشتے میں یہ بات مخفی ہے کہ خالق کی تمام صفات مخلوق کی صفات کے برعکس ہے خالق کی کوئی احتیاط نہیں ہے مخلوق احتیاط کے بغیر غروب ہوتی ہے نہیں ہے خالق نہ کسی کا باپ نہ بیٹا ہے مخلوق کے لئے ماں بیٹے کے علاوہ مخلوق کا تذکرہ ہو ہی نہیں سکتا اللہ ایک ہے مخلوق کبھی ایک ہوتی ہے نہیں ہے دیکھیے کبوتر ہے، پرند ہے، چرند ہے، درند ہے، درخت ہے، پھول ہے، نباتات ہیں، جمادات ہیں بندہ کی مخلوق ہے تو مخلوق کا جب یہ تذکرہ ہے تو آپ کو کثرت سے باہر کبھی نہیں کر سکتے اس آیت مبارکہ کا پوری سورت کا یہی مفہوم ہے کہ پیغمبروں نے یہ بتایا ہے کہ مخلوق اور خالق کے رشتے میں بنیادی فرق ہے کہ مخلوق جو ہے وہ ہمیشہ محتاج ہے تو ہی ہے کسی نہ کسی کی محتاج ہے تو ہی ہے کسی نہ کسی کی

مخلوق محتاج ہے وہ بھی کسی کا محتاج ہے اور نتیجہ اس بات پر ختم ہوتا ہے کہ اللہ کے علاوہ یہاں کوئی نہیں ہے جو حکمرانی کے قابل ہو اور جس کی بزرگی اور برتری اتنی ہو کہ اس سے پوری کائنات کا احاطہ کیا ہوا ہو۔ یہی بات تمام پیغمبروں نے ہمیں بتائی اور سیدنا حضور علیہم الصلوٰۃ والسلام کو ہمیں صفت اللہ نے پیدا کیا ہے آپ نے ایک شعر سنا ہوا گا اس نے یوسف دم عیسیٰ باعث... اس کا مطلب یہ ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کا خس عیسیٰ علیہ السلام کا دم جس سے وہ مرد زندہ کرتے تھے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ذبیحہ شعور ہے کہ بھئی حضرت موسیٰ علیہ السلام کا جو بغل میں تھا ڈالتے تھے اور بعد میں جب وہ لوگوں کے ساتھ کرتے تھے تو وہ سورج کی طرح روشن ہوا۔ ہوتا ہے تو شاعر یہ کہتا ہے کہ جتنے بھی پیغمبران علیہم السلام دنیا میں آئے ہیں اللہ تشریف لائے جن کی تعداد ایک لاکھ چوبیس ہزار بتائی جاتی ہے ان تمام کی خوبیاں اللہ تعالیٰ نے اپنے اندر مخفی کر دی اور آپ کو عطا فرما دی اس کی قرآن پاک میں تصدیق کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں... الیوم اكمل... آج کے دن دین کی تکمیل ہو گئی اور میں تم سے یعنی تمہارا اللہ تم سے راضی ہو گیا ہے کسی بھی پیغمبر کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا... الیوم اكمل... اس بنیاد پر کہ رسول اللہ کی رسالت کے اعلان کے لئے اللہ تعالیٰ نے بحیثیت اعلان کے منانے کے لئے ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر مبعوث فرمائے ایک لاکھ چوبیس ہزار مبعوث فرمائے اور جب ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں کی تعلیمات سے نوع انسانی کا شعور آشنا ہو گیا اور نوع انسانی کے شعور میں اتنی ساکت پیدا ہو گئی کہ وہ دین کی تکمیل کا مظاہر اپنی آنکھوں سے دیکھ سکیں تو اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ کو مبعوث فرمایا کتاب محمد رسول اللہ کی دو جلدیں ابھی تک لکھی گئی ہیں اور اللہ تعالیٰ کا بہت انعام و اکرام ہے اس نے مجھ حقیر فقر کو یہ سعادت عطا کی کہ میں نے سیرت طیبہ کے اوپر بڑی سوج و چار کے بعد بہت زیادہ احتیاط کے بعد علمی اور انکساری کی بنا پر زونگ کے ساتھ قلم اٹھایا اور اللہ تعالیٰ نے میری رہنمائی فرمائی اور رسول اللہ کی نسبت مجھے حاصل رہی میں نے اللہ کی دی ہوئی توفیق کے ساتھ دو کتابیں لکھی ہیں جلد اول محمد رسول اللہ اس میں اس بات پر میں نے زور دیا ہے کہ لوگ یہ سمجھیں کہ محمد رسول اللہ نے دین کی تبلیغ کے لئے اور اسلام کی تبلیغ کے لئے کتنی کتنی صحبتیں اور پریشانیاں برداشت فرمائی ہیں رسول اللہ کی زندگی کا جب ہم مطالعہ کرتے ہیں تو اسے دو حصوں میں تقسیم کرتے ہیں ایک حصہ نبوت سے پہلے کا ہے چالیس سال تک اور ایک حصہ نبوت کے بعد کا ہے تیس سال کا ان چالیس اور تیس سالوں کی زندگی کا جب ہم مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں ایک ہی بات نظر آتی ہے کہ رسول اللہ نے اللہ کا پیغام پہنچانے کے لئے توحید کا پرچار کرنے کے لئے کسی بھی قسم کی تکلیف پریشانی سے مصیبت سے اپنے آپ کو بچانے کی کوشش نہیں کی مقابلہ کیا، صبر کیا عفو درگزر سے کام لیا اور اللہ کا پیغام پہنچاتے رہے کتاب

محمد رسول اللہ ﷺ لاکھوں کتابیں تصنیف فرمیں چکی ہیں۔ بڑے بڑے لوگوں نے دین تعلیموں کے اس کے اوپر حضور ﷺ کے اوپر بہت کچھ لکھا ہے مسلمانوں کے رشتہ کے جس طرح ہر مسلمان رسول اللہ ﷺ سے محبت عقیدت اور عشق میں بھی کیوں کہ ایک مسلمان ہوں مجھے بھی حضور پاک ﷺ سے ایک تعلق ہے ایک محبت ہے اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے اور آپ کو رسول اللہ ﷺ کی مزید دمحببت اور عشق عطا فرمائے میں نے یہ دیکھا کہ موزات کے اوپر کسی صاحب علم نے قلم نہیں اٹھایا کیوں نہیں اٹھا یا یہ پتا نہیں ہے کیوں نہیں اٹھایا ایک مجرم نہیں کمی نہیں خلاء تو میں نے رسول اللہ ﷺ کے اس عنوان پر حضور پاک ﷺ سے معجزات سرور فرمائے کوشش کی ہے موجود سائنسی علمی دور میں بالغ شعور لوگوں کے سامنے تشریح کس طرح پیش کی جائے کہ ان کے ذہن نشین ہو جائے کہ معجزات رسول اللہ ﷺ سے جو ثابت ہوئے بیان کے پیچھے بھی اللہ کی ایک حکمت ہے رسول اللہ ﷺ کی ہر بات مکمل اطمینان ہے قرآن پاک کی ہر بات مکمل حکمت ہے اس حکمت کا شعور میں اس وقت ہو سکتا ہے کہ جب ہم قرآن پاک کی آیت کی تلاوت پڑھ کر تفکر کریں اور رسول اللہ ﷺ کے ہر پہلو میں غور و فکر کریں غور و فکر کے نتیجے میں اللہ سے اللہ کے رسول سے قرآن سے اور حدیث سے رہنمائی حاصل کریں اس صورت میں ہمارے اوپر دنیا کے بہت مشاغل و ننگ ہمارے علم میں ترقی ہو گی ہمارے دین میں احکام پیدا ہوگا اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے قالو... یہ لوگ کہتے ہیں کہ مسلمان ہیں ولم... لیکن ابھی ان کے دلوں میں ایمان داخل نہیں ہوا حاضرین اکرام یہ بہت غور طلب بات ہے سب کے لئے کہ ہم مسلمان تو ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق ہمارے دلوں میں ایمان داخل نہیں ہوا ایمان سے مراد حقوق العباد سے اگر آپ دیکھیں وہ یہ ہے کہ ایمان سے آدمی کے اندر یقین پیدا ہوتا ہے اور یقین سے آدمی کے اندر مشاغل کی قوت پیدا ہوتی ہے آج کے مسلمان میں جو کمی ہے وہ یہی ہے ہمارے اندر مشاغل کی قوت ہے وہ نہ صرف یہ کمزور پڑھ رہی ہے بلکہ ایسا لگتا ہے کہ معدوم ہو گئی ہے آغور فرمائیں رسول اللہ ﷺ نے جو نمازیں ہمیں عطا فرمائیں ان نمازوں میں کوئی رد عمل نہیں ہوا رسول اللہ ﷺ نے جو ہمیں قرآن عطا فرمایا اس کے زیر زیر حروف نقطہ کسی میں کوئی فرق نہیں آیا رسول اللہ ﷺ کی جو صحیح احادیث جو ہم تک پہنچی ہیں ان میں کوئی رد عمل نہیں ہوا حج میں رد عمل نہیں ہوا پھر کیا وجہ ہے آج کے دور میں سب سے زیادہ بدنام اگر کسی قوم میں تو مسلمان قوم بدنام ہے اس کی بنیادی وجہ میری سمجھ کے مطابق یہ ہے کہ ہم نے ایمان کی طرف توجہ دینا بند کر دیا ہے اور ہمارے اندر سے انسان اور شعور کی جو طاقت ہے وہ نکل گئی ہے میں اکثر اپنے دوستوں سے عرض کرتا ہوں آپ کی خدمت میں یہ عرض گزار ہوں کہ ہم لوگ جو نمازیں پڑھتے ہیں نماز میں جو سورتیں پڑھتے ہیں پانچ، چھ، ساتھ، آٹھ الحمد للہ... ہر نمازیں کو یاد ہے لیکن کتنی عجیب بات ہے کہ انگریزی کی لغات ہمیں یاد

لیکن یہ چار پانچ سورتیں جو ہم نماز میں پڑھتے ہیں اس کے ہمیں ترجمہ یاد نہیں ہیں وہ سورتیں جو ہم نماز میں پڑھتے ہیں ہمیں حفظی یاد ہیں ان کا ترجمہ ہمیں یاد ہو اور نماز پڑھتے ہوئے وقت ان تلاطم پر غور کریں تو یقیناً ہماری نمازوں میں یکسوئی پیدا ہو گی ہماری نمازوں میں حضور قلب پیدا ہو گا ہمیں حضور قلب حاصل ہو گا اطمینان قلب حاصل ہو گا اور رسول اللہ ﷺ جو قرآن ہماری لئے چھوڑا ان علوم نے فرمایا کہ اپنے بعد اپنے پیچھے جو مسلمانوں کے لئے ورثہ چھوڑے جارہا ہوں ایک کتاب ہے اور ایک اہل بیت ہے اب کتاب کا مطلب یہ نہیں ہے کہ عربی کی ایک کتاب آپ کے پاس رکھی ہو ئی ہے آپ نے اس کو پڑھ لیا غور و طلب بات یہ ہے کہ جب آپ نے اس کو پڑھ لیا کتنی بڑی سعادت آپ کو حاصل ہو گئی اگر اس کا ترجمہ بھی پڑھ لیا جائے اور اس پر غور و فکر بھی کیا جائے اور اساتھ ساتھ رسول اللہ کی سیرت طیبہ کا بار بار مطالعہ کیا جائے ہر کام کرنے سے پہلے ہماری ذہن میں یہ بات آجائے کہ رسول اللہ ﷺ کون سا کام پسند کیا ہے اور کون سا کام نہ پسند کیا ہے تو ہماری زندگی سودھر جائے گی اور مسلمانوں کی زبوحالی بھی ختم ہو جائے گی اور ہماری جو یہ ذلت اور رسوائی ہے انشا اللہ ہم اس سے بھی نجات حاصل کر لیں گے آپ حضرات یہاں اس مجلس میں تشریف لائے ہوئے ہیں بڑے سعید ہیں اللہ تعالیٰ آپ کی شرکت کو قبول فرمائے اور آپ سب حضرات کو رسول اللہ کی سیرت طیبہ کا مطالعہ کر کے ان کے کردار پر عمل کرنے کی کوشش عطا فرمائے میرے لئے بھی دعا فرمائے کہ اللہ تعالیٰ مجھے رسول اللہ کی شفقت سے محبت سے نسبت سے مالا مال فرمائے ایک بار آپ سب حضرات کا ہمت بہت شکریہ میں اپنی تقریر کو تفصیل کرتا لیکن اب میرا سانس جو ہے ایجازت نہیں دے رہا ہے کہ میں مزید کچھ بولواس لئے میاں سے معذرت کے ساتھ رخصت ہو رہا ہوں آپ سب حضرات کا بہت بہت شکریہ خدا حافظ